ظالم کون؟ فیصلہ کون کرے گا؟ میں، آپ یا وہ

ظلم کو دیکھ کر خاموش رہنا ہمیں ظالموں کی صف میں کھڑا کر دیتا ہے۔ میں ایک ایسے ظلم کی بات کرنے جا رہا ہوں جس میں فرد بھی شریک ہے، عوام بھی، قوم بھی اور حکومت بھی۔

اور وہ ظلم ہے اللہ کے مقرر کیے ہوئے فیصلے کو نافذ نہ کرنا۔ جی ہاں میں بات کر رہا ہوں فَرِیضَۃً مِّنَ اللّٰہِ کی، وَصِیَّۃً مِّنَ اللّٰہِ کی، یُوصِیکُمُ اللّٰہُ کی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کے حصوں کو قرآن کریم میں مقرر کر دیا ہے، لیکن ہمارا عمل یہ ہے کہ موت کے بعد بیٹے اس پر قابض ہو جاتے ہیں اور اگر کسی کے بیٹے نہ ہوں تو مرنے والے کے بھائی اس پر قبضہ جما لیتے ہیں۔ کہیں بیٹیوں کو وراثت میں حصہ نہیں دیا جاتا تو کہیں بھائی بہنوں کو محروم کر دیتے ہیں۔ وہ دلیل یہ دیتے ہیں کہ ہم نے اپنی بہنوں کی شادیوں پر خوب خرچ کیا ہے۔ ذرا ان سے پوچھیے کہ اگر ان کے آباواجداد نے وراثت میں کچھ نہ چھوڑا ہوتا تو کیا ان کے اوپر یہ ذمہ داری عائد نہ ہوتی کہ وہ اپنی بہنوں کی تعلیم تربیت اور ان کا شادی کا انتظام کریں۔ یہ فرد کا رویّہ ہے۔ عوام کی سوچ بھی اس سے مختلف نہیں ہے، الّا ماشاء اللہ۔

ظالم کون؟ فیصلہ کون کرے گا؟ میں، آپ یا وہ

نہ مساجد کے منبر سے آوازیں اٹھتی ہے کہ اس ظلم کو روکا جائے، نہ محفلوں میں اس کا ذکر ہوتا ہے۔ محفلیں اگر سجتی ہیں تو سیاست، شعروشاعری اور نعت خوانی کی۔ ایسی کوئی محفل نہیں سجائی جاتی جس میں وراثت پر نظمیں پڑھی جاتی ہوں۔ اس کی تقسیم کی ترغیب دی جاتی ہو، معاشرے کو ابھارا جاتا ہو یہ ہماری سوسائٹیز اور ہماری مساجد کی کمیٹیوں کا حال ہے۔ وہ چاہیں تو مہینے میں نہ سہی، چھ مہینے میں ایک پروگرام ہو سکتا ہے، جس میں میراث پر بات کی جائے۔

کو دوبارہ رجسٹرڈ کروایا ہے، اسپیشل میرج ایکٹ کے مطابق، تاکہ ان کے مرنے کے بعد ان کی جائیداد ان کے اپنے حقیقی بھائیوں اور بہنوں میں نہ جائے، یعنی انھوں نے کھلم کھلا اللہ کے قانون سے بغاوت کی ہے۔ سوچیں!

ظالم کون؟ فیصلہ کون کرے گا؟ میں، آپ یا وہ

اب میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں، کیا اسلامی قانون وراثت نے عورت کو ہر صورت میں مرد سے آدھا حصہ دیا ہے؟ نہیں۔ اگر آپ اس میں غور وفکر کریں گے تو دیکھیں گے کہ اس کے علاوہ بھی عورت کو بہت کچھ ملتا ہے۔

جب میں نے اللہ کے فضل سے، والدین کی دعاؤں سے اور علماء کرام کی رہ نمائی سے، اس موضوع پر ریسرچ کرنا شروع کیا تو پایا کہ عورت کو چار طرف سے حصے ملتے ہیں: میں نے اپنی کتاب 'انہیریٹنس شیئر آف مسلم وومن' میں چار چیپٹر قائم کیے ہیں، جن میں میتھمیٹیکل پروف کے ساتھ ڈسکشن کیا گیا ہے۔ پہلے چیپٹر میں میں نے بتایا ہے کہ عورت کو مرد سے زیادہ ملتا ہے۔ دوسرے چیپٹر میں یہ بتایا ہے کہ عورت کو مرد کے برابر ملتا ہے۔ تیسرے چیپٹر میں یہ بتایا کہ کچھ صورتوں میں عورت کو وراثت میں حصہ ملتا ہے، لیکن مرد کو نہیں ملتا اور آخری چیپٹر میں یہ بتایا ہے کہ عورت کو مرد سے کم ملتا ہے۔ جب کہ عام طور پر ہم لوگ یہی جانتے ہیں کہ عورت کو تمام صورتوں میں مرد سے کم ملتا ہے۔ میرے اس ڈسکشن کو تین مفتیان کرام اور دو Law کے پروفیسرز نے دیکھا ہے اور اس کی تائید کی ہے۔ ہم اس علم کو سیکھنا نہیں چاہتے، کیوں کہ سیکھنے کے بعد ایسا نہ ہو کہ ہم پر جن کے حق ہیں ان کو لوٹانا پڑ جائے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "وراثت کا علم سیکھو اور سکھاؤ۔ یہ آدھا علم ہے۔ ایک وقت ایسا آئے گا کہ اسے بھلا دیا جائے گا اور سب سے پہلے یہی علم میری امت سے اٹھا لیا جائے گا۔" ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے: "تم لوگ ایک دور ایسا دیکھو گے کہ دو لوگ جائیداد کے مسائل کو لے کر جھگڑ رہے ہوں گے اور تم ان کے درمیان فیصلہ کرنے والا نہ پاؤ گے۔" ابھی وقت ہے:

مساجد کے منبر سے آواز لگائی جائے، مجالس منعقد کی جائیں، اسکولوں کے نصاب میں تقسیم میراث کو شامل کریں، کمپیٹیشن رکھیں، سیمینار کریں، ڈبیٹس کی جائیں،

پوسٹرز بنوائیں، تقسیم میراث پر کارٹون اور مووی بنائیں، تاکہ بچوں کی ذہن سازی ہو سکے، اے آئی کا زمانہ ہے ایجوکیشنل ایپ ڈیولپ کرائیں، پزلز گیمز بنائے جائیں۔ ان شاء اللہ میں امید کرتا ہوں کہ ایک وقت آئے گا کہ جب ہماری آنے والی نسلیں بچپن سے تقسیم میراث کے متعلق علم کو لے کر آگے بڑھیں گی تو کوئی بھی شخص کسی دوسرے کو وراثت سے محروم نہیں کرے گا۔ شادیوں میں جہیز ختم ہو جائے گا اور میراث عام ہو جائے گی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے، آپ کو اور پوری امت مسلمہ کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین یارب العالمین۔

Books Authored by Anwar Alam

1. Islamic Laws of Inheritance (Master Book)
2. Islami Qanoon-e-Wirasat (Urdu & Hindi)
3. Distribution of My Inheritance
4. Rule of Return (RADD) in Islamic Laws of Inheritance
5. Mathematics of Inheritance (According to Islamic Laws)
6. Muslim Inheritance Laws via Flow Chart
7. Siraji Se Pehley Riyazi (Urdu)
8. Wirasat Ki Faryaad (Urdu)
9. Muslim Inheritance – Case Studies (According to Islamic Laws)
10. Inheritance Shares of Muslim Women
11. Fzail-e-Miras (Urdu) coming soon

Folders

۱۔ تقسیمِ وراثت کی اہمیت اور اس کی بیداری کے طریقے (اردو)
۲۔ Inheritance Amount?
۳۔ جہیز یا میراث — فیصلہ آپ کا
۴۔ جائیداد منتقل کرنے کے تین طریقے: ہبہ، وصیت، میراث
۵۔ پوتے کے میراث میں رکاوٹ کون؟ بیٹا، بیٹی یا دونوں
۶۔ آخری خط — میّت کی طرف سے
۷۔ ظالم کون؟ فیصلہ کون کرے گا؟ میں، آپ یا وہ

اسلامک انہیرٹنس ریسرچ سینٹر

ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، اوکھلائی دہلی۔ 25

رابطہ نمبر: +91-9871481152

connectiirc@gmail.com

iirc.org.in

visit: iirc.org.in

ہماری ویب سائٹ دیکھیں

Scan to Live Class

تقسیمِ میراث کے لیے ویڈیوں دیکھیں

اب آئیے، جائزہ لیتے ہیں سیاسی پارٹیوں کا۔ الیکشن کا دور آتا ہے، ریلیاں نکالی جاتی ہیں، لیکن کیا کسی قوم کے لیڈر نے آج تک پوری دنیا میں ایک بھی وراثت کی ریلی نکالی ہے کہ وہ لوگوں کو اکٹھا کرے اور نعروں کے ساتھ ، سلوگن کے ساتھ ، گلی اور کوچوں میں گھومے اور اس طرح کے نعرے لگوائے:

یتیموں کا حق جو کھائے گا
جہنم میں وہ جائے گا

یا اس طرح کے نعرے لگوائے:

وراثت کی تقسیم کروا لو
جنت میں گھر بنا لو

آئیے، اب جائزہ لیتے ہیں مدارس اور مکاتب کا۔ کیا آج تک کبھی ایسا ہوا ہے کہ سارے مکاتب، مساجد، خانقاہیں، ایک ساتھ اکٹھا ہوئے ہوں وراثت کے موضوع پر، اس کی ریلیاں نکالی گئی ہوں، ہاں اتنا ضرور ہے کہ ہم اپنے اپنے مکتبۂ فکر کے مطابق اپنے اپنے اسٹیج بنا لیتے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جب تقسیم میراث کے معاملے میں اختلاف نہیں ہے تو سب اس معاملے میں ایک جُٹ ہو جاتے۔ لیکن اس میں بھی ہمارا رویہ وہی ہے جو باقی مسائل میں ہے۔ ہمارے مناظرے تو ہوتے ہیں اور اس کو یوٹیوب، فیس بک پر اپلوڈ کیا جاتا ہے۔ ہم بھی اسی طرح سے لڑتے جھگڑتے ہیں جیسے وہ قومیں جن کے پاس تہذیب اور تمدن نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ ہمیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک نظام حیات دیا ہے۔ ہمیں اس لیے برپا کیا گیا ہے کہ اچھائیوں کو پھیلائیں اور برائیوں کو روکیں۔ آخر کب ایسا وقت آئے گا جب ہم ایک ساتھ ، ایک پلیٹ فارم پر سر جوڑ کر بیٹھیں گے۔ گزشتہ برسوں میں ہم نے دیکھا ہے کہ ہماری اسی کمی کی وجہ سے، نا اتفاقی کی وجہ سے طلاق کا مسئلہ سیاسی پارٹیوں کے ہاتھ میں چلا گیا۔ اگر ہم چاہتے تو مل بیٹھ کر اس کا حل نکال سکتے تھے۔ ہم نے برسوں اس کے بارے میں سوچا ہی نہیں۔ اب بھی وقت ہے اس سے پہلے کہ یونی فارم سول کوڈ آئے اور اسلامی قانون وراثت کے سلسلے میں رکاوٹیں پیدا کی جائیں اور ہم قانون الٰہی کو چھوڑ کر اسی کو اپنی زندگیوں میں نافذ کر لیں۔ تو کیا یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دین سے بغاوت نہیں ہوگی؟ بغاوت کرنے والا کیا باغی نہیں کہلائے گا اور باغی کی سزا کیا ہوتی ہے؟ یہ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔

آئیے، اب ان تنظیموں کا جائزہ لیتے ہیں جو اپنے آپ کو انسانیت کا علم بردار کہتی ہیں، جہاں پر عورتوں کی عزتوں سے کھلواڑ کیا جاتا ہے۔ جو بہت ہی تعلیم یافتہ مانے جاتے ہیں۔ جہاں عورتوں کو وراثت میں حصہ دیا ہی نہیں جاتا اور دیا بھی جاتا ہے تو انسانوں کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق۔ یہ وہ تنظیمیں ہیں جو عورت اور مرد کے درمیان ایک نفرت کی دیوار قائم کرنا چاہتی ہیں۔ گھروں کا نظام برباد کرنا چاہتی ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں عورت اور مرد دونوں کے لیے ایک جیسے قوانین بنائے ہیں، لیکن دونوں کی فطرت کے مطابق دونوں کو الگ الگ کام کی ذمہ داری دی ہے۔ اسلام نے عورت کے کندھوں پر معاش کا بوجھ نہیں ڈالا ہے۔ یہ ذمہ داری اس کے والدین کی تھی۔ اگر وہ نہیں ہیں تو اس کے چچاؤں کی تھی، اس کے بھائیوں کی تھی۔ پھر جب وہ رخصت ہو کر اپنے شوہر کے گھر آجاتی ہے تو اس کی ساری ذمہ داری شوہر کے کندھوں پر ہوتی ہے۔ جب اس کے بچے بڑے ہو جاتے تو ذمہ داری ان پر آجاتی ہے اور اگر اولاد میں بیٹے اور بیٹیاں موجود ہوں تو بیٹیوں کو معاشی تکلیف میں مبتلا نہیں کیا گیا، بیٹوں یعنی مردوں کو معاش کمانے کی ذمہ داری دی گئی۔

ظالم کون ؟ فیصلہ کون کرے گا ؟ میں، آپ یا وہ

اسلام چاہتا ہے کہ عورت معاشی طور پر مضبوط ہو۔ اس کو مختلف طریقے سے مال ملتا ہے۔ نکاح کے موقع پر اس کو تحفے اور تحائف ملتے ہیں۔ شوہر سے مہر ملتا ہے۔ اگر اس کے والدین میں سے کسی کی موت ہو جائے تو اس کو اپنے والد اور اپنی والدہ سے بھی وراثت میں حصہ ملتا ہے۔ اگر اس کے بھائیوں اور بہنوں میں سے کسی کی وفات ہو جائے تو اس کو ان کی چھوڑی ہوئی وراثت میں سے حصہ ملتا ہے۔ جب عورت ماں، دادی اور نانی بنتی ہے تب بھی اس کو وراثت میں حصہ ملتا ہے۔ اس بنا پر یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ عورت چاہے بیٹی ہو یا پوتی، ماں یا دادی یا نانی یا سگی بہن یا سوتیلی بہن اور اخیافی بہن، اس کو ان تمام صورتوں میں وراثت میں حصہ ملتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی شکلیں ہیں جس میں وہ وراثت میں حصہ پاتی ہے، کبھی نواسی بن کر، کبھی بھانجی بن کر، کبھی بھتیجی بن کر، کبھی پھوپھی بن کر، کبھی خالہ بن کر۔ سوچیں!

۲۰۱۵ سے میں ریسرچ کر رہا ہوں۔ تقریباً ۱۰ برس ہو چکے ہیں، آن لائن اور آف لائن کلاسز بھی لے رہا ہوں۔ لوگوں کے وراثت کے مسائل جب آتے ہیں تو انھیں سن کر بڑا افسوس ہوتا ہے، لوگ کہتے ہیں کہ ہماری بہنوں نے اپنا حصہ چھوڑ دیا ہے، معاف کر دیا ہے، اس لیے اب ان کو حصہ دینے کی کیا ضرورت ہے؟ میں پوچھتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کو فرض قرار دے دیا ہے تو اگر ان میں سے کسی ایک فرض کو آپ چھوڑ دیتے یا انکار کر دیتے ہیں تو کبھی سوچا ہے کہ روز قیامت کیا ہوگا؟ کیا کسی کے کہہ دینے سے یہ معاف ہو جائیں گی۔ نہیں، بالکل نہیں، چوں کہ یہ فرض ہے۔ جس طریقے سے روزہ، نماز، زکوٰۃ اور حج فرض ہے، اسی طریقے سے تقسیم میراث بھی فرض ہے۔ آپ کسی بھی مکتبۂ فکر سے ہوں، صرف قرآن مجید کا ترجمہ اٹھا لیجیے۔ سورۃ نساء کی آیت نمبر ۷ کا مطالعہ کر لیجئے، اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "مردوں کا بھی اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور قرابت داروں نے چھوڑا ہو اور عورتوں کا بھی اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور قرابت داروں نے چھوڑا ہو، مال تھوڑا ہو یا زیادہ، حصے مقرر کیے ہوئے ہیں اللہ کی طرف سے" اس کے بعد سورہ نساء کی آیت نمبر ۱۱، ۱۲ اور ۱۷۶ میں تفصیلات بیان کر دی گئی ہیں۔ اب خود سوچ لیجئے۔

ظالم کون ؟ فیصلہ کون کرے گا ؟ میں، آپ یا وہ

اب جو بات میں آپ سے کہنے جا رہا ہوں وہ بہت سنجیدہ ہے۔ ۲۰۲۳، مارچ کے مہینے میں دو پڑھے لکھے لوگوں نے، دونوں ہی مسلمان، ایک وکیل دوسرا وائس چانسلر، کیرلا سے ان کا تعلق ہے۔ انہوں نے ۲۹ سال کے بعد دوبارہ اپنی شادی رجسٹرڈ کرائی، اسپیشل میرج ایکٹ کے مطابق۔ ایسا کرنے کی وجہ انہوں نے یہ بتائی کہ اسلامی شریعت یعنی مسلم پرسنل لا بورڈ ۷ ۱۹۳ء اپلیکیشن ایکٹ کے مطابق ہماری موت کے بعد ہماری دو بیٹیوں کو دو تہائی حصہ ہماری وراثت میں سے ملے گا اور باقی ہمارے بھائیوں میں چلا جائے گا۔ یہ ظلم ہے۔ اس لیے ہم اس شادی کو دوبارہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا نقصان یہ ہو رہا ہے کہ کیرلا میں تقریباً ایک ہزار لوگوں نے، جو کہ مسلمان ہیں، اپنی شادیوں